مسئلہ ۲۔ زمین میں پیدا ہونے والے پتھر اور اس میں موجود قدرتی معدنیات، زمین کی فروخت میں شامل ہیں لیکن زمین میں دفن شدہ پتھر جیسے امانت کے طور پر رکھے گئے خزانے اور ان جیسی دوسری چیزیں زمین کی فروخت میں شامل نہیں ہیں۔

قبض و تسلیم

مسئلہ ۱۔ اگر تاخیر کی شرط نہ لگائی گئی ہو تو خریدار اور فروخت کرنے والے پر عقد کے بعد عوض و معوض کو حوالے کرنا واجب ہے۔ پس دونوں میں سے کسی ایک کیلئے امکان کی صورت میں تاخیر کرنا جائز نہیں ہے مگر یہ کہ دوسرا راضی ہو اور اگر دونوں اجتناب کریں تو انہیں مجبور کیا جائے گا اور اگر ان میں سے ایک اجتناب کرے تو اسی کو مجبور کیا جائے گا۔ اگر خریدار اور فروخت کرنے والا یہ شرط رکھیں کہ معینہ مدت تک حوالے کرنے میں تاخیر کی جائے تو یہ جائز ہوگا اور اس کو مدت تاخیر میں پہلے شخص کے حوالے کرنے سے اجتناب کرنے کا کوئی حق نہیں کہ جس کی مقابل نے شرط رکھی ہے۔ ہاں اگر اتفاقیہ طور پر اس مدت کے پہنچنے تک تاخیر ہوجائے تو جس سے شرط کی گئی ہے اگر وہ شرط شدہ چیز کے حوالے کرنے سے اجتناب کرے تو ظاہر یہ ہے کہ وہ بھی حوالے کرنے سے اجتناب کرنے کا حق رکھتا ہے اسی طرح فروخت کرنے والے کیلئے جائز ہے کہ وہ اپنے لئے گھر میں رہائش، جانور پر سواری کرنے یا زمین میں کاشت کرنے اور ان جیسی دوسری چیزوں کی معینہ مدت تک کیلئے شرط کرے اور غیر منقولہ چیزوں میں جیسے گھر اور کھیت، قبض و تسلیم (وصول کرنے اور حوالے کرنا) انہیں خالی کرنا ہے اور اس سے مراد دست بردار ہونا اور ان چیزوں کو اٹھانا ہے جو تخلیہ کے منافی ہیں اور طرف مقابل کو تصرف کرنے کی اجازت دینا ہے تاکہ وہ (جگہ) اس کے اختیار میں چلی جائے لیکن منقولہ چیزوں میں جیسے خوراک، لباس اور اس جیسی دوسری چیزیں تو آیا ان میں قبض و تسلیم سے مراد تخلیہ کرنا ہے یا مطلقاً ہاتھ سے وصول کرنا ہے ان کی اقسام میں تفصیل پائی جاتی ہے۔ یہاں پر کئی اقوال ہیں، بعید نہیں کہ جہاں خریدار اور فروشندہ کیلئے عوض اور معوض کو حوالے کرنا واجب ہے وہاں تخلیہ کرنا کافی ہو اگرچہ اس احتمال کی بنا پر کہ جو بعید نہیں ہے یہ کام اس کو ضامن ہونے سے خارج نہیں کرتا اور یہ کہ اس کا تلف ہونا اسکے ذمے میں نہ ہو اس بات سے بھی خارج نہیں کرتا اگرچہ دوسرے مقامات پر کہ جہاں قبضے میں لینا معتبر ہے تخلیہ کرنے پر اکتفا نہ کیا گیا ہو کہ جس کی تفصیل بیان کرنے کی یہاں پر گنجائش نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۔ اگر خریدار کو حوالے کرنے سے پہلے مبیع تلف ہوجائے تو وہ فروخت کرنے والے کے مال میں سے ہوگی، پس معاملہ فسخ ہوجائے گا اور قیمت خریدار کو واپس مل جائے گی اور اگر وصول پانے سے پہلے مبیع سے کوئی ثمرہ ظاہر ہوجائے مثلاً بچہ (حیوان ہونے کی صورت میں) یا پھل، تو وہ خریدار کی ملکیت ہوگا اور اگر وصول پانے سے پہلے کوئی عیب نظر آجائے تو خریدار کو تمام قیمت کے مقابلے پر اختیار ہے چاہے معاملہ کو فسخ کردے یا قبول کرلے اور کیا اسے نقصان عیب لینے کا حق ہے؟ اس میں تردد پایا جاتا ہے اور اقویٰ یہ ہے کہ وہ استحقاق نہیں رکھتا۔

مسئلہ ۳۔ اگر بہت سی چیزوں کو ایک ساتھ فروخت کردے اور پھر ان میں سے بعض قبضے سے پہلے تلف ہوجائیں تو

تلف شدہ اشیا میں بیع فسخ ہو جائے گی اور وہ قیمت کا حصہ خریدار کو واپس مل جائے گا جو اس کے ساتھ خاص ہے اور خریدار موجود اشیا کے سلسلے میں ان کی قیمت کے حصہ کے مقابل فسخ کرنے اور راضی رہنے کا حق رکھتا ہے۔

مسئلہ ۴۔ فروخت کرنے والے پر مبیع حوالے کرنے کے علاوہ یہ بھی واجب ہے کہ وہ اسے اس میں موجود اجناس اور اس کے علاوہ دوسری چیزوں سے خالی کرے حتی اگر ایسی فصل نے اسے گھیر رکھا ہو جس کے کٹنے کا وقت آن پہنچا ہے تو اسے بھی برطرف کرنا واجب ہے اور اگر اس کی جڑیں ہوں کہ جن کا منتقل کرنا باعث ضرر ہو جیسے کپاس، مکئی کا پودہ یا زمین میں دفن شدہ پتھر موجود ہو تو انہیں برطرف کرنا اور زمین کو صاف کرنا بھی واجب ہے۔

اور اگر زمین میں کوئی ایسی چیز ہو جو عمارت کے کسی حصے میں تبدیلی لائے بغیر باہر نہ آسکے تب بھی اسے باہر لانا اور جس چیز کو خراب کیا ہے اسے ٹھیک کرنا واجب ہے اور اگر اس میں کھیتی باڑی ہو اور ابھی اس کے کاٹنے کا وقت نہ آیا ہو تو وقت آنے تک بلا اجرت اسے باقی رکھنے میں اشکال ہے اور اسے مصالحت کی احتیاط کو ترک نہیں کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۵۔ اگر کوئی کسی چیز کو خریدے اور ابھی تک وصول نہ کرسکا ہو تو اگر یہ ان چیزوں میں سے ہو کہ جنہیں ناپا اور تولا نہیں جاتا تو وصول کرنے سے پہلے اس کو فروخت کرنا جائز ہے اور اسی طرح اگر ان چیزوں میں سے ہو کہ جنہیں ناپا اور تولا جاتا ہے تو اس کیلئے بیع تولیہ یعنی جس قیمت پر خریدا ہے اسی قیمت پر فروخت کرنا جائز ہے لیکن اگر بیع مرابحہ (یعنی نفع لینے) کے ساتھ بیچے تو اس میں اشکال ہے اور اقویٰ یہ ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے لیکن اس میں کراہت ہے۔ البتہ احتیاط کو ترک کرنا سزاوار نہیں ہے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ جب فروشندہ کے علاوہ کسی اور کو فروخت کرے ورنہ مطلقاً بلا اشکال اس کی فروخت جائز ہے۔ جیسا کہ اگر کسی چیز کا بغیر خریدے مالک ہو جائے جیسے ارث، صدقہ اور خلع وغیرہ کے ذریعے تو بلا اشکال (وصول کرنے سے پہلے) اسے فروخت کرنا جائز ہے بلکہ ظاہر یہ ہے کہ اس کی حرمت یا کراہت، بیع کے ساتھ مختص ہے۔ پس انہیں صدقہ یا اجرت وغیرہ قرار دینے میں کوئی حرج نہیں۔

نقد اور ادھار

مسئلہ ۱۔ اگر کوئی کسی شے کو فروخت کرے اور ثمن کی مدت کا تعین نہ کیا ہو تو وہ نقد اور حال ہوگی، پس فروخت کرنے والا مبیع حوالے کرنے کے بعد جب چاہے ثمن کا مطالبہ کرسکتا ہے اور خریدار جب بھی فروشندہ کو ثمن ادا کرنا چاہے تو فروشندہ کو انکار کرنے کا حق نہیں ہے اور اگر ثمن میں تعیین مدت کی شرط ہو تو وہ ادھار شمار ہوگی، لہٰذا خریدار پر معینہ مدت سے پہلے ثمن ادا کرنا واجب نہیں ہے اگرچہ مطالبہ کرے جیسا کہ اگر خریدار مدت معینہ، مدت سے پہلے ثمن دینا چاہے تو فروشندہ پر ثمن لینا واجب نہیں ہے اور مدت کو حتماً اس طرح معین اور دقیق ہونا چاہیئے کہ اس میں کمی وزیادتی کا احتمال پیدا نہ ہو۔ پس اگر ثمن کیلئے مدت کی شرط ہو اور اسے معین نہ کیا گیا ہو یا بطور مجہول معین کیا گیا ہو تو بیع باطل ہو جائے گی

اور اقویٰ یہ ہے کہ وہ مدت جو فی نفسہ معین ہو جبکہ فروشندہ اور خریدار اس سے بے خبر ہوں تو یہ کافی نہیں ہوگی.

مسئلہ ۲۔ اگر کسی چیز کو نقد ثمن کے ساتھ اور اس سے زیادہ پر ایک مدت تک کیلئے فروخت کرے یعنی یوں کہے کہ "مجھے نقداً دس (روپے) کی اور ایک سال تک کی مدت کیلئے پندرہ (روپے) کی فروخت کرتا ہوں" اور خریدار اسے قبول کرلے تو اس کے باطل ہونے میں اشکال ہے اور اگر کہا جائے کہ معاملہ صحیح ہے اور یہ کہ دونوں میں سے کمترین ثمن فروشندہ کیلئے ہوگا اگرچہ مدت مقررہ پر بھی ہو تو یہ بعید نہیں ہے لیکن احتیاط ترک نہیں ہونی چاہئے. ہاں اگر ایک معین مدت تک کیلئے ایک ثمن پر اور ایک اور مدت تک کیلئے اس سے زیادہ پر فروخت کرے تو اس کے بطلان میں کوئی اشکال نہیں ہے.

مسئلہ ۳۔ ایسے ثمن کو مدت میں تبدیل کرنا جو حال ہے (یعنی جس کی نقداً ادائیگی ضروری ہے) بلکہ ہر دین کو (کہ جو حال ہے) اس ثمن سے زیادہ پر مدت میں تبدیل کرنا جائز نہیں ہے یعنی جس ثمن کا بائع مستحق ہے اس میں کچھ مقدار اضافہ کرے تاکہ اس مدت مقررہ تک اس ثمن میں تاخیر کردے. اسی طرح اس ثمن میں بھی اضافہ کرنا جائز نہیں ہے جو مدت دار ہو تاکہ اس کی مدت بڑھا سکے چاہے یہ معاملہ بیع، صلح یا جعالہ کی صورت میں انجام پایا ہو یا کسی اور صورت میں. البتہ اس کے برعکس جائز ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ صلح یا ابرا کی صورت میں ثمن میں کمی کرکے اس کی مدت میں تعجیل کی جائے.

مسئلہ ۴۔ اگر کسی چیز کو ادھار پر فروخت کرے تو اس سے مقررہ مدت پہنچنے سے پہلے اور مقررہ مدت کے بعد جنس ثمن میں سے یا غیر جنس ثمن سے وہ چیز خریدنا جائز ہے چاہے یہ ثمن اول کے ساتھ مساوی ہو یا مساوی نہ ہو اور چاہے دوسری فروخت نقداً ہو یا مدت دار اور یہ اس وقت جائز ہے جب پہلی بیع میں شرط نہ کی گئی ہو. پس اگر بائع فروخت کرتے وقت خریدار کیلئے شرط رکھ دے کہ اسے خریدنے کے بعد خود اسے فروخت کرے یا خریدار نے یہ شرط کی ہو کہ (فروخت کرنے کے بعد) فروشندہ اس کو اس سے خرید لے تو بنابر احوط یہ صحیح نہیں ہے جیسا کہ اگر ربا سے بچنے کی خاطر یہ حیلہ استعمال کرے تو یہ مطلقاً جائز نہیں ہے.